

40156 - مواشى ميں زكاة اس وقت هو گى جب ان كے چاره ميں اخراجات نه هوتے هوں

سوال

كيا ان بكرىوں ميں زكاة هے جنهين چاره ڈالنے ميں ماہانه اخراجات صرف هوتے هوں، يا كه بغير كسى اخراجات اور مصاريف كے قدرتي جڑى بوٹياں اور نباتات چرنے والى بكرىوں ميں زكاة هو گى، برائے مہربانى وضاحت كريں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جمہور اہل علم جن ميں آئمہ ثلاثہ ابو حنيفہ، شافعى اور احمد شامل ہيں كہتے ہيں كه مواشى (اونٹ، گائے اور بكرى) ميں زكاة اس وقت هو گى جب وہ چرنے والى هوں (يعنى قدرتي گھاس اور جڑى بوٹياں چريں اور ان كا مالك انہيں چاره نه ڈالے) اور اگر مالك خود چاره ڈالتا هو تو اس ميں زكاة نہيں هے.

انہوں نے دليل يہ دى هے كه:

1 - امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے انس رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا هے كه ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ نے انہيں جب بحرین بھيجا تو انہيں يہ خط لكھا:

بسم الله الرحمن الرحيم

يہ فرضى زكاة هے جو رسول كريم صلى اللہ عليه وسلم نے مسلمانوں پر فرض كى اور اللہ تعالى نے اس كا اپنے رسول صلى اللہ عليه وسلم كو حكم ديا لہذا مسلمانوں ميں سے جس سے بھى يہ زكاة اتنى ہى طلب كى گئى وہ اس كى ادائگى كرى، اور جس سے اس (مقدار) سے زيادہ طلب كى جائے وہ اسے ادا نہ كرى...

اور چرنے والى بكرىوں ميں زكاة يہ هے كه اگر ان كى تعداد چاليس سے ايك سو بيس تك هو تو اس ميں ايك بكرى هو گى " الحديث

صحيح بخارى حديث نمبر (1454).

تو يہاں حديث ميں انہوں نے چرنے كے ساتھ مقيد كيا هے، جو كه اس كى دليل هے كه جو چرنے والى نہ هو اس ميں زكاة نہيں.

2 - امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہن زین حکیم سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" ہر چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے ... " الحدیث

سنن نسائی حدیث نمبر (2444) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ارواء الغلیل (791) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں اونٹ کو چرنے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ اس کے علاوہ میں زکاة نہیں ہو گی۔

اور گائے کا حکم بھی اونٹ اور بکری کا ہی ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (33 / 5)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ " المجموع " میں کہتے ہیں:

" اور چرنے کے ساتھ مقید والا مفہوم ہمارے ہاں حجت ہے، اور چرنے والا مویشی وہ ہے جو چرے اور اسے چارہ نہ ڈالا جائے، اور السوم الرعی یعنی چرنے کو کہا جاتا ہے " اھ

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

اور سائمتہ یعنی چرنے کا ذکر کرنے میں چارہ ڈالنے والے جانور سے احتراز برتنا ہے، کیونکہ جسے چارہ ڈالا جائے اس میں اہل علم کے ہاں زکاة نہیں ہے۔ اھ

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس میں مسلک یہ ہے کہ مویشیوں میں مطلقاً زکاة واجب ہے، چاہے وہ چرنے والا ہو یا دوسرا، انہوں نے بعض احادیث میں لفظ اونٹ کے مطلقاً ذکر ہونے سے استدلال کیا ہے، کیونکہ اسے چرنے کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا، جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا تھا اس میں ہے:

(اور چوبیس اور اس سے زیادہ میں ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری ہے)۔

جمہور علماء کرام نے اس استدلال کا جواب یہ دیا ہے کہ:

یہ حدیث مطلق ہے، اور دوسری احادیث چرنے کے ساتھ مقید ہیں، اور اس میں قاعدہ یہ ہے: مطلق کو مقید پر محمول

کیا جائے گا۔

اور انہوں نے اس کی تائید اس قول سے کی ہے:

مویشیوں کی زکاة میں نمو، کثرت، اور زیادتی کا وصف معتبر ہے، اور چرنے والے میں نمو اور بڑھنا ظاہر ہے، کیونکہ اسے پالنے میں اخراجات اور خرچہ نہیں ہوتا، لیکن جس جانور کو چارہ ڈالا جائے اسے پالنے میں اخراجات ہوتے ہیں، اور ہو سکتا ہے اس کی بڑھوتی اس چارہ ڈالنے کو سمو لے (یعنی اس کی بڑھوتی چارہ ڈالنے کے اخراجات کے برابر ہو) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکمت اور اپنے بندوں پر اس کی رحمت ہے کہ اس نے اس میں سے زکاة ساقط کر دی۔

لیکن اگر وہ تجارتی بنیاد پر پالے جائیں، جیسا کہ مویشی فارم ہوتے ہیں جس میں مویشی خریدے جاتے اور پھر انہیں چارہ ڈال کر پال کر فروخت کیا جاتا ہے، تو اس میں تجارت کی زکاة ہو گی۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامة المقدسی (4 / 12) اور الموسوعة الفقهية (23 / 250)۔

اور تجارت کی زکاة کا حساب اور اس کی مقدار معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (10823) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" اور اس حدیث میں اس کا یہ قول: (چرنے والی بکریوں میں)

اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے، کیونکہ سائٹ چرنے والے جانور کو کہتے ہیں، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہ ہے کہ: کھیتی باڑی والے اونٹ اور گائے بیل اور چارہ ڈالے جانے والے مینڈھوں میں زکاة ہے۔

ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اور لیث رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، میرے علم کے مطابق ان دونوں کے علاوہ کسی اور کا یہ قول نہیں ہے۔

اور امام شافعی، امام احمد، اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور اسی طرح ثوری اور اوزاعی وغیرہ کا قول یہ ہے کہ: ان میں زکاة نہیں۔

اور صحابہ کرام کی ایک جماعت جن میں علی، جابر، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں سے بھی یہی مروی ہے، اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی لکھا۔

اور بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر چالیس چرنے والے (اونٹوں) میں ایک بنت لبون ہے "

تو انہوں نے اس میں سائمہ کے ساتھ مقید کیا ہے، اور جب ایک ہی جنس ہو تو بلا کسی اختلاف کے مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے گا، اور اسی طرح چرنے والی بکریوں کے متعلق ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی۔ اھ

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (32 / 32) .

اور مستقل کمیٹی کے فتاویٰ جات میں ہے:

" اونٹ، گائے اور بکریوں کی زکاة واجب ہونے کی شرط میں یہ ہے کہ وہ چرنے والے ہوں " اھ

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (9 / 205) .

واللہ اعلم .